آم کے باغات کا سردی سے بچاؤ

آم چونکہ بنیادی طور پر خط سرطان اور خط جدی کے درمیانی علاقہ کی آب و ہوا کا پودا ہے۔ اس لئے سردی کے معاملہ میں کافی حساس ہے۔ لیکن اس کو کامیابی کے ساتھ سب ٹراپیکل (Sub Tropical) خطہ میں بھی کاشت کیا جاتا ہے۔ چونکہ آم کا پودا سردی برداشت کرنے کے معاملہ میں قدرے کمزور ہے۔ اس لئے وہ علاقے جہاں سردی کی شدت زیادہ ہو اور سردیوں میں کئی کئی دن مسلسل کورا پڑتا رہے اور درجہ حرارت نقطہ انجماد تک جا پہنچے وہاں اس کی کاشت موزوں نہیں رہتی اور تمام تر احتیاطی تدابیر کے باوجود پودوں کی کثیر تعداد سردی کے اثرات سے متاثر ہو جاتی ہے۔ چھوٹے پودے مکمل طور پر جبکہ بڑے پودے جزوی طور پر ختم ہو جاتے ہیں۔

پنجاب کے اکثر علاقے جہاں آم کاشت کیا جاتا ہے وہاں درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے نہیں گرتا تاہم اس موسم میں کورا پڑتا رہتا ہے۔ ایسی آب و ہوا میں پودوں کو کورے سردی کے منفی اثرات سے محفوظ کرنے کے لئے اختیار کی جانے والی حکمت عملی کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1- سردی شروع ہونے سے پہلے پودوں کو سردی کی شدت برداشت کرنے کے لئے تیار کرنا۔

2- سردی کے موسم میں پودوں کو محفوظ رکھنے کے لئے مختلف تدابیر اختیار کرنا۔

1- سردی شروع ہونے سے پہلے پودوں کو سردی کی شدت برداشت کرنے کے لئے تیار کرنا:

☆ جن پودوں کی کانٹ چھانٹ کرنا مقصود ہو وہاں یہ عمل ستمبر کے مہینے میں مکمل کر لیں اور شاخ کی زخمی جگہ پر کسی پھپھوندکش دوائی یا بورڈو مکسچر کا پیسٹ لگا دیں تاکہ سردی / کورے سے پہلے ہی پودے کے سارے زخم بھر جائیں اور کوئی نقصان نہ ہو۔

☆ آم کے پھلدار پودوں کو ستمبر اکتوبر میں پانی نہ دیں یا بہت کم دیں تاکہ پودا نئی شاخیں نہ نکالے اس سے ایک Bud Differenciation زیادہ ہوتی ہے۔ دوسرا پودے کی تمام منزلیں سخت جان ہو جاتی ہیں اور سردی سے محفوظ رہتی ہیں۔ غیر پھلدار چھوٹے پودوں کو اکتوبر نومبر میں کم پانی دینے سے سخت جان بنایا جا سکتا ہے تاکہ پودے سردی سے متاثر نہ ہوں۔

☆ تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ تندرست پودے کمزور اور بیمار پودوں کی نسبت کم متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے تمام پودوں کو متناسب مقدار میں مناسب وقت پر غذائی اجزاء (کھادیں) دیئے جائیں تا کہ پودے تندرست وتوانا رہیں اور سردی کا مقابلہ کرسکیں۔ مزید برآں پوٹاش کی کھاد خاص طور پر جہاں اس کی کمی ہو ضرور ڈالیں اس سے پودے کے خلیے مضبوط ہو جاتے ہیں اور یوں پودا سردی سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ باغ میں موجود نقصان دہ کیڑے مثلاً آم کا تیلا، گدھیڑی، سکیل اور گال انسیکٹ (Gal Insect) وغیرہ شاخوں اور پتوں سے رس چوس کر انہیں کمزور کر دیتے ہیں اور یہ کمزور پودے سردی سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ تمام نقصان دہ کیڑوں کو مناسب وقت پر مناسب کیڑے مار زہروں کو سپرے کر کے تلف کر دیا جائے تا کہ پودوں کی صحت برقرار رہے۔

☆ موسم سرما کے اوائل میں پودوں پر بورڈو پیسٹ لگائیں اور ہلکی زمینوں میں چونکہ ریت کی مقدار زیادہ ہونے کی وجہ سے زمین جلد ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ جس کا اثر براہ راست تنے پر پڑتا ہے۔ اور تنے کا چھلکا پھٹ جاتا ہے۔ ایسی حالت میں پودوں کے تنوں کو پرالی یا بوری وغیرہ سے ڈھانپ دیں تا کہ تنا سردی کے براہ راست اثر سے محفوظ رہے۔

☆ یہ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ زیادہ ٹھنڈ والی رات میں باغ کے اندرونی حصہ کا درجہ حرارت بیرونی حصہ کی نسبت زیادہ ہوتا ہے اور خاص طور پر شمالی بیرونی حصہ زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ اس لئے نئے باغ لگاتے وقت یہ احتیاط کریں کہ جلد پھول نکالنے والی اقسام مثلاً ارلی گولڈ، کیٹ، یکتا اور دوسہری وغیرہ باغ کے درمیانی حصہ میں لگائیں تا کہ آخر جنوری یا شروع فروری میں نکلنے والے پھول سردی سے محفوظ رہیں اگر باغ کے اردگرد اور بھی باغات موجود ہوں تو پھر یہ سب ضروری نہیں۔

2- سردی سے پودوں کو محفوظ کرنا:

☆ باغ میں موجود تمام چھوٹے پودوں کو شیشم کی ٹہنیوں سے اس طرح ڈھانپیں (شمال مغرب کی جانب سے) کہ دن کے وقت پودوں کو روشنی میسر آسکے تا کہ پودوں کے پتوں میں خوراک بنانے کا عمل جاری رہ سکے۔

☆ یہ بات مستند ہے کہ گیلی مٹی خشک مٹی کی نسبت دیر سے ٹھنڈی ہوتی ہے اس لئے کورے کی متوقع راتوں میں باغ کو پانی لگا دینا چاہیئے ۔ وہ زمیندار بھائی جن کے باغات چھوٹے ہوں اوران کے پاس پانی کے اپنے وسائل موجود ہیں وہ تو ایک دن کے نوٹس پر آبپاشی کر سکتے ہیں تاہم بڑے بڑے باغات یا وہ باغبان بھائی جن کے پاس پانی کا اپنا کوئی وسیلہ نہ ہو وہ خاص طور پر محکمہ موسمیات سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں ۔

آج کل محکمہ موسمیات ریڈیو اور ٹی وی پر سرد لہروں کی آمد کے بارے میں چند دن پہلے ہی مطلع کر دیتے ہیں اس لئے باغ کو اس حساب سے پانی لگائیں کہ کورے والی رات سے پہلے باغ کی آبپاشی مکمل ہو جائے اور یوں 8 سے 10 دن تک زمین گیلی رہتی ہے اور پودے سردی کی شدت سے محفوظ رہتے ہیں ۔

☆ کورا پڑنے کی متوقع رات باغ میں دھواں کرنے سے سردی کی شدت کو کم کیا جا سکتا ہے ۔ اس مقصد کے لئے ناکارہ موبل آئل لکڑی کا برادہ یا توڑی وغیرہ کو استعمال کیا جا سکتا ہے ۔

☆ کورے / سردی سے متاثرہ پودوں کو فوری طور پر کچھ نہ کریں بلکہ موسم بہار کا انتظار کریں اور جب نئی منزلیں نکلنا شروع ہوں تو خشک شاخوں کو کاٹ دیں اور پودے کے اوپر جہاں سے شاخ کاٹی گئی ہو وہاں کسی پھپھوندکش (1:20) یا بورڈو مکسچر (1:1:10) کا پیسٹ لگا دیں تاکہ زخم جلدی بھر جائیں اور کوئی فنگس ان زخموں سے داخل نہ ہو سکے ۔

آم کی نرسری کا کورے / سردی سے بچاؤ:

☆ آم کی نرسری کو سردی / کورے سے بچانے کے لئے بعض دوست تقریباً 10-12 فٹ کے فاصلے پر لائنوں میں جنتر کاشت کر دیتے ہیں جس سے پودے سردی سے تو محفوظ ہو جاتے ہیں لیکن جنتر کی جڑوں کا نظام چونکہ بہت وسیع ہوتا ہے اور یہ جڑیں دور دور تک پھیل کر ساری خوراک جذب کر لیتیں ہیں نتیجتاً آم کے پودوں کو خوراک کم ملتی ہے اور وہ کمزور ہو جاتے ہیں اور اس طرح مختلف بیماریاں ان پر حملہ آور ہو جاتی ہیں ۔ ایسے پودوں میں گرافٹنگ کی کامیابی کا تناسب بھی بہت کم ہوتا ہے ۔ اس لئے نرسری میں جنتر یا کسی اور پودے کی کاشت ہرگز نہ کریں ۔

☆ نرسری کو کورے / سردی کے اثرات سے محفوظ کرنے کے لئے آخر اکتوبر یا شروع نومبر میں سائیکوسل کا محلول (1 گرام فی لٹر) بھی اسپرے کیا جاتا ہے۔ یہ مرکب چونکہ پودوں کی بڑھوتری کو روک کر خلیوں کی دیواروں کو مضبوط بناتا ہے اس لئے پودے سردی / کورے سے محفوظ رہتے ہیں۔ لیکن شدید کورا پڑنے کی صورت میں کمزور پودے مرجاتے ہیں۔ یہ عمل وہاں کامیاب ہے جہاں سردیوں میں درجہ حرارت 2.0 (ڈگری سینٹی گریڈ) سے نیچے نہیں گرتا۔ چونکہ ایک تو یہ کیمیکل بہت مہنگا ہے اور مارکیٹ میں آسانی سے دستیاب بھی نہیں اور دوسرا یہ مکمل طور پر سردی سے محفوظ رکھنے کا ضامن بھی نہیں اس لئے محکمہ اس کی سفارش نہیں کرتا۔

☆ آم کی نرسری کو شیشم کی ٹہنیوں سے ڈھانپ دیں اور کورے کی متوقع رات کو آبپاشی کردیں اس سے پودے سردی / کورے کے نقصان دہ اثرات سے محفوظ رہتے ہیں۔ یہ طریقہ نہ صرف سستا ہے بلکہ انتہائی کامیاب بھی ہے۔

☆ جدید تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ اگر نرسری میں پودوں کو پولی تھین کی ٹنل بنا کر ڈھانپ دیا جائے تو پورے سردیوں کے موسم میں نہ صرف پودے سردی سے محفوظ رہتے ہیں۔ بلکہ سردیوں میں منزلیں بھی نکالتے رہتے ہیں۔ لیکن ٹنل کے اندرون کے وقت درجہ حرارت زیادہ ہونے کی وجہ سے پودے کے اندر کچھ ایسی کیمیائی تبدیلیاں آتی ہیں کہ پودے کے ہر پتے کی بنیاد سے موجود بڈ پھوٹ پڑتی ہے۔ لیکن اگر پولی تھین شیٹ کی موٹائی کم ہو اور ٹنل پر جنوب کی جانب سے ہر فٹ کے فاصلے پر چوٹی سے تقریباً 1 فٹ نیچے پنسل سائز کے 4 سوراخ کردیے جائیں تو ٹنل کے اندرون کے وقت گرمی کی انتہائی شدت ختم ہو جاتی ہے اور پودا صرف اوپر سے ہی منزلیں نکالتا ہے اور اس کی (Apical dominance) برقرار رہتی ہے اور یوں ستمبر میں لگائی گئی نرسری کے تقریباً پچاس فیصدی پودے مارچ تک (صرف چھ ماہ میں) پیوندکاری کے قابل ہو جاتے ہیں۔

یہ عمل تھوڑا مہنگا اور حساس ضرور ہے لیکن بہت سودمند اور کامیاب ہے۔ اس سلسلے میں تفصیلی معلومات شعبہ تحقیقات آم شجاع آباد سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

تحقیق:
چوہدری عبدالحق۔ عبدالغفار گریوال۔ اخلاق احمد خاں
زرعی تحقیقاتی ادارہ برائے آم شجاع آباد

نوٹ

یہ تکنیکی معلومات قومی وصوبائی زرعی تحقیقاتی و توسیعی اداروں کے زرعی سائنس دانوں و زرعی ماہرین کی سالہا سال کی تحقیقات و تجربات سے ماخوذ ہیں۔